شیخ البانیؒ کی کتاب ''الضعیفہ'' میں موجود صحیح روایات کا تحقیقی جائزہ (صحیحین کا مطالعہ)

محمد شاہد*
عبدالروف ظفر**

انسانیت کی رشد وہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ نے مختلف اوقات میں اپنے پیغمبر اس دنیا میں مبعوث فرمائے جنہوں نے کائنات، خالق کائنات اورانسان کے باہمی تعلقات کوواضح کر کے ان تعلقات کے تقاضوں کی تعمیل کے طریقے انسانوں کو سکھائے۔پہلی امتوں میں سے اکثر لوگوں نے اپنے پیغمبروں کی ان تعلیمات سے نہ صرف روگردانی کی بلکہ ان میں تحریف بھی کی اور دین کو بھلا دیا۔لیکن امت محمدی نے نہ صرف دین کو آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم سے سیکھا بلکہ آپ ﷺ کے فرامین وسنن کی بنیاد پر ایک کلچر روشناس کرایا اور بعد میں آنے والی نسلوں کے لیے آپکی تعلیمات کو کتابی شکل میں محفوظ کر دیا جنہیں ہم کتب حدیث کے نام سے جانتے ہیں۔وضع حدیث کے فتنہ کی وجہ سے حفاظت حدیث کے سلسلے میں سند کا سلسلہ شروع کیا اور یوں اسماءالرجال کا فن وجود میں آیا جس سے نہ صرف آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے فرامین محفوظ ہوئے بلکہ فن حدیث سے متعلق تقریباً پانچ لاکھ افراد کے حالات زندگی محفوظ ہوئے۔یہ شرف کسی اور امت کو نصیب نہیں ہوا۔بقول مارگولیتھ'' محمد ﷺ کے سوانح نگاروں کا ایک وسیع سلسلہ ہے جس کا ختم ہونا غیر ممکن ہے لیکن اس میں جگہ پانا قابل فخر چیز ہے۔(۱)

موجودہ دور میں اس فن کے سلسلے میں شیخ ناصرالدین الالبانیؒ کا نام ایک محقق کے طور پر معروف ہے جنہوں نے علوم الحدیث پر بہت کام کیا ہے اور ذخیرہ احادیث کا بلحاظ صحت وضعف از سر نو جائزہ لیا ہے جو"سلسلة الاحاديث الصحيحة" اور''سلسلة الاحاديث الضعيفة'' کی شکل میں ہمارے پاس موجود ہے۔

احادیث کی اس تحقیق وتنقیح کے سلسلے میں شیخ کا اپنا ایک طریق کار ہے۔اس طریق کار میں ان کے اپنائے ہوئے اصولوں میں سے اکثر تو وہ ہیں جو متقدمین محدثین کے ہاں مستعمل ہیں لیکن چند ایسے بھی ہیں جو شیخ کا تفرد ہیں۔

چناں چہ سب سے پہلے ہم ان اصولوں کا جائزہ لیتے ہیں جن میں علامہ نے متقدمین محدثین کی تقلید کی ہے۔

اصول نمبر:1

علامہ الالبانیؒ کے ہاں مضطرب روایت مردود ہے۔چناں چہ اپنی کتاب "تمام المنة" میں رقمطراز ہیں:

رد الحديث المضطرب علم مما سبق آنفا أن من شروط الحديث الصحيح أن لا يكون معللا فاعلم أن من علل الحديث الاضطراب ۔(۲)

---

*ریسرچ سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور، پاکستان
**ڈائریکٹر سیرت چیئر، دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور، بہاولپور، پاکستان

اس اصول میں علامہ نے ابوعمرو عثمان بن عبدالرحمٰن الشہر زوری (۶۴۳ھ) کی تقلید کی ہے۔علامہ نے اپنی تصنیف "ضعیف ابی داؤد" میں بحوالہ ابن الصلاح اضطراب کو حدیث کے ضعف کا موجب قرار دیا ہے۔(۳)

اصول نمبر :2

علامہ الالبانیؒ کے ہاں مدلس روایت مردود ہے۔چناں چہ اپنی کتاب " تمام المنة" میں رقمطراز ہیں:

رد الحديث المدلس (۴)

مدلس روایت کی عدم قبولیت کا یہ اصول "مقدمہ ابن الصلاح" میں امام شافعیؒ کے حوالے سے مذکور ہے۔(۵)

تاہم شیخؒ سے اس اصول میں تسامح ہوا ہے وہ اپنی تصنیف " تحقیق ریاض الصالحین" میں ایک حدیث پر اس کے مدلس ہونے کے باوجود (حسن) کا حکم لگا کر حدیث بیان کرتے ہیں:

" عن أبى أمامة رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال :من لم يغزو أو يجهز غازيا أو يخلف غازيا فى أهله بخير أصابه الله بقارعة قبل يوم القيامة" رواه أبو داود بإسناد صحيح". (۶)

اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ اس کی سند میں ایک راوی ولید بن مسلم مدلس ہے لیکن اس کے باوجود اسی روایت پر "السلسلة الصحیحة" میں صحت کا حکم لگاتے ہیں۔(۷)

اصول نمبر :3

علامہ الالبانیؒ کے ہاں مجہول راوی کی روایت مردود ہے۔چناں چہ اپنی کتاب " تمام المنة" میں رقمطراز ہیں:

"رد حديث المجهول" (۸)

اس قاعدۃ میں علامہ الالبانی نے امام شافعیؒ کی تقلید کی ہے۔کیونکہ یہی اصول امام شافعی اور ابن عدی کے ہاں موجود ہے(۹)

''صحیح الترغیب والترہیب'' میں شیخؒ سے اس اصول میں بھی تسامح ہوا ہے جب وہ ابوحفص دمشقی کی ایک روایت جو ابوامامہؓ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں اور اس کو صحیح لغیرہ بتاتے ہیں باوجودیکہ وہ ابوحفص دمشقی کو مجہول کہتے ہیں۔(۱۰) دوسری روایت ابن ماجہ کی ہے جسے قاسم بن مہران ابورافع سے بیان کرتے ہیں۔اس کو بھی شیخؒ صحیح بتاتے ہیں باوجودیکہ قاسم بن مہران کو مجہول قرار دیتے ہیں۔(۱۱)

اصول نمبر :4

علامہ الالبانیؒ کے ہاں امام ابوداؤد کا کسی روایت پر سکوت اس کی صحت کی دلیل نہیں۔چناں چہ اپنی کتاب ''تمام المنة'' میں رقمطراز ہیں:

"عدم الاعتماد على سكوت أبى داود" (۱۲)

''اکثر ائمہ حدیث سکوت ابی داؤد پر اعتماد کرتے ہیں۔''

بدرالدین العینی (۸۵۵ھ) کا اپنی کتاب ''شرح سنن ابی داود'' میں سکوت ابی داؤد کو عرف کی وجہ سے کم از کم حسن قرار دیتے ہیں (۱۳) جبکہ دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ امام ابوداؤد کا سکوت اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ روایت ضعیف نہیں ہے کیونکہ اگر وہ ان کے ہاں ضعف ہوتی تو وہ اس کو ضرور بیان کرتے۔ (۱۴) سکوت ابی داؤد پر ملا علی القاری (۱۰۱۴ھ) کا بھی یہی نقطہ نظر ہے۔ (۱۵) سخاوی (۹۰۲ھ) کے ہاں بھی یہی اصول ہے۔ (۱۶) محمد حسین الذہبی (۱۳۹۷ھ) سکوت ابی داؤد کو ایک روایت کی صحت میں بطور استشہاد پیش کرتے ہیں۔ (۱۷)

تاہم شیخؒ اپنے اس اصول کی پابندی نہیں کر سکے اور آپ نے سکوت ابی داود کو اپنی کتاب "ارواء الغلیل" میں بطور استشہاد پیش کیا ہے۔ (۱۸)

اصول نمبر 5:

علامہ الالبانیؒ کے ہاں علامہ جلال الدین سیوطی کی "الجامع الصغیر" کے رموز معتبر نہیں ہیں۔ چناں چہ اپنی کتاب "تمام المنۃ" میں رقمطراز ہیں:

'' رموز السیوطی فی "الجامع الصغیر" لا یوثق بها'' (۱۹)

یہ اصول ہمیں علامہ محمد عبدالرؤوف بن تاج العارفین المناوی (۱۰۳۱ھ) کے ہاں بھی ملتا ہے جس کی نشان دہی خود اپنی کتاب "سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ" میں یوں کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مناوی نے یہ اصول اپنی شرح "الفیض" میں ذکر کیا ہے۔ (۲۰)

اصول نمبر 6:

علامہ الالبانیؒ کے ہاں ابن حبان کی توثیق معتبر نہیں ہے۔ چناں چہ اپنی کتاب "تمام المنۃ" میں رقمطراز ہیں:

''عدم الاعتماد علی توثیق ابن حبان'' (۲۱)

علامہ ذہبی کے ہاں بھی یہی اصول ہے جس کو امام جوینی نے یوں بیان کیا ہے:

''ولم یعتبر الذهبی توثیق ابن حبان والعجلی لتساهلهما لا سیما فی التابعین'' (۲۲)

شیخؒ اس اصول کی پابندی بھی نہیں کر سکے اور اپنی کتاب "السلسلة الصحیحة" میں "سبقکن یتامی بدر" والی روایت ذکر کر کے اس پر صحت کا حکم لگاتے ہیں حالانکہ اس روایت میں موجود راوی فضل بن حسن ضمری کو صرف ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔ شیخ کی عبارت ملاحظہ ہو:

''قلت: و هذا إسناد صحیح، رجاله ثقات غیر الفضل بن الحسن الضمری، فقد وثقه ابن حبان وحده لکن روی عنه جماعة من الثقات مع تابعیته، فالنفس تطمئن للاحتجاج بحدیثه'' (۲۳)

اصول نمبر :7

علامہ الالبانی ؒ کے ہاں عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری کا اپنی کتاب ''الترغیب'' میں کسی حدیث پر سکوت اختیار کرنا اس حدیث کی تقویت کا باعث نہیں ہے۔ چناں چہ اپنی کتاب "تمام المنۃ" میں اس اصول کو بیان کرتے ہیں:

'' سکوت المنذری علی الحدیث فی "الترغیب"لیس تقویة له''

اس اصول کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں ''بعض لوگوں کا گمان ہے کہ جس روایت پر منذری نے سکوت اختیار کیا ہے وہ صحیح ہے'' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اصول متقدمین کے ہاں موجود ہے(۲۴)

اس اصول میں شیخ سے ان کی کتاب "الثمر المستطاب" میں تسامح ہوا ہے چنانچہ درج ذیل حدیث بیان کرتے ہیں:

''إذا بزق أحدكم فی مسجدی أو المسجد فليحفر وليعمق أو ليبزق فی ثوبه حتی يخرجه''

پھر اس پر حکم لگاتے ہوئے فرماتے ہیں:

''وهذا إسناد سكت عليه المنذری فی (مختصره) وهو محتمل للتحسين'' (۲۵)

اصول نمبر :8

علامہ الالبانی ؒ کے مطابق ضعیف حدیث پر فضائل اعمال میں بھی عمل نہیں کیا جائے گا۔ چناں چہ اپنی کتاب "تمام المنۃ" میں رقمطراز ہیں:

''ترك العمل بالحديث الضعيف فی فضائل الأعمال.'' (۲۶)

اس اصول میں علامہ نے ان بعض محدثین کی تقلید کی ہے جنہوں نے ضعیف حدیث پر ترک عمل کو ضروری قرار دیا ہے۔ چناں چہ اپنی کتاب "الثمر المستطاب" میں فرماتے ہیں ''فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر ترک عمل جن علماء کا مسلک ہے وہ حق پر ہیں۔(۲۷)

یاد رہے کہ جمہور محدثین کا اس بات پر اجماع ہے کہ فضائل اعمال میں عمل بالحدیث الضعیف جائز ہے۔ اس اجماع کو سیوطی وغیرہ نے ذکر کیا ہے(۲۸) ملا علی قاری نے اس اصول پر حفاظ کا اجماع ذکر کیا ہے۔(۲۹)

علامہ الالبانی ؒ نے اپنے بیان کردہ مذکورہ بالا قاعدہ کی پابندی کی ہے لیکن ایک جگہ ان سے اپنی کتاب "سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ" میں تسامح ہوا ہے۔ چنانچہ ایک مدلس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس پر فضائل اعمال میں عمل کیا جائے گا۔(۳۰)

اصول نمبر :9

علامہ الالبانی ؒ کے ہاں ہر وہ روایت جس کے بارے میں شک ہو کہ صحیح ہے یا غیر صحیح تو وہ خبر ہو گی۔ چناں چہ اپنی کتاب ''تمام المنۃ'' میں رقمطراز ہیں:

'' فكل شاك فيما يروی أنه صحيح أو غير صحيح داخل فی الخبر'' (۳۱)

علامہ الالبانی کا یہ اصول ابن حبان کی "اصول المجروحین "میں انہی الفاظ میں موجود ہے۔(۳۲)

اصول نمبر :10

علامہ الالبانیؒ کے ہاں حدیث صحیح پر عمل کرنا واجب ہے اگر چہ اس پر کسی نے عمل نہ کیا ہو۔ چناں چہ اپنی کتاب ''تمام المنۃ'' میں رقمطراز ہیں:

''وجوب العمل بالحديث الصحيح وإن لم يعمل به أحد'' (۳۳)

اس اصول میں بھی شیخؒ نے متقدمین محدثین کی تقلید کی ہے۔حوالہ کے لیے ''منهج النقد فی علوم الحديث لنور الدين عتر'' کی عبارت ملاحظہ ہو:

''ثم إن العلماء بعد أن اتفقوا على وجوب العمل بالحديث الصحيح الآحادى فى أحكام الحلال والحرام اختلفوا فى إثبات العقائد ووجوبها به .فذهب أكثر العلماء إلى أن الاعتقاد لا يثبت إلا بدليل يقينى قطعى هو نص القرآن أو الحديث المتواتر.'' (۳۴)

اصول نمبر :11

علامہ الالبانیؒ کے ہاں حدیث شاذ مردود ہے۔

چناں چہ اپنی کتاب ''تمام المنۃ'' میں رقمطراز ہیں:

'رد الحديث الشاذ'' (۳۵)

متقدمین میں سے امام ترمذیؒ کے ہاں کسی روایت کا شاذ ہونا اس کی وجہ ضعف نہیں ہے۔جبکہ علامہ الالبانیؒ کے نزدیک کسی روایت کا شاذ ہونا اس کے لیے وجہ ضعف ہے۔شیخؒ نے اس اصول میں کئی متقدمین کی موافقت کی ہے۔جن میں ابن الصلاح شامل ہیں۔(۳۶)

شیخؒ نے اس اصول کی تقریباً پابندی کی ہے اور کسی بھی شاذ روایت کو صحیح نہیں کہا۔

اصول نمبر :12

علامہ الالبانیؒ کے ہاں حدیث مرسل ضعیف ہے۔حوالہ جات درج ذیل ہیں۔

اپنی کتاب ''دفاع عن الحديث النبوی ''میں فرماتے ہیں کہ مرسل روایت ضعیف کی اقسام میں سے ہے۔(۳۷) ''إرواء الغليل''میں فرماتے ہیں کہ مرسل روایت ضعیف ہے(۳۸)''الرد المفحم ''میں فرماتے ہیں کہ مرسل روایت ضعیف ہے۔(۳۹)اسی کتاب میں دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ شواہد کے باوجود مرسل روایت کی صحت لازم نہیں آتی (۴۰) حالانکہ اپنی اسی کتاب میں اس سے پہلے فرما چکے ہیں کہ مرسل شواہد کے ملنے سے صحیح ہو جاتی ہے۔(۴۱)

علامہ سے اس اصول میں تسامح ہوا ہے۔بطور استشہاد ''سنن الترمذی'' کی مرسل روایات ملاحظہ ہوں جن پر آپ نے صحت کا حکم لگایا ہے۔روایات درج ذیل ہیں۔

۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِی نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَغْزُو الرِّجَالُ وَلَا تَغْزُو النِّسَاءُ وَإِنَّمَا لَنَا نِصْفُ الْمِيرَاثِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى (وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ) قَالَ مُجَاهِدٌ وَأَنْزَلَ فِيهَا (إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ) وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَوَّلَ ظَعِينَةٍ قَدِمَتْ الْمَدِينَةَ مُهَاجِرَةً، قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ ابْنِ أَبِی نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ مُرْسَلٌ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَذَا وَكَذَا. (۴۲)

مذکورہ روایت پر علامہ الالبانیؒ کا حکم: تحقیق الألبانی: صحیح الإ سناد۔(۴۳)

۲. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی فُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ هَذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ، وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَنْطَبٍ لَمْ يُدْرِكْ النَّبِیَّ ﷺ(۴۴)

مذکورہ روایت پر علامہ الالبانیؒ کا حکم: (صحیح)(۴۵)

اصول نمبر:۱۳

علامہ الالبانیؒ کے ہاں اگر روایت کے مختلف طرق انفرادی طور پر ضعیف ہوں اور ان میں وجہ ضعف سوء حفظ ہو تو کثرت طرق کی وجہ سے وہ روایت قوی بن جائے گی۔لیکن اگر وجہ ضعف رواۃ کے صدق یا دین میں تہمت ہے تو وہ روایت کثرت طرق کے باوجود ضعیف ہی رہے گی۔چناں چہ اپنی کتاب "تمام المنۃ" میں رقمطراز ہیں:

''تقوية الحديث بكثرة الطرق ليس على إطلاقه من المشهور عند أهل العلم أن الحديث إذا جاء من طرق متعددة فإنه يتقوى بها ويصير حجة وإن كان كل طريق منها على انفراده ضعيفا ولكن هذا ليس على إطلاقه بل هو مقيد عند المحققين منهم بما إذا كان ضعف رواته فی مختلف طرقه ناشئا من سوء حفظهم لا من تهمة فی صدقهم أو دينهم وإلا فإنه لا يتقوى مهما كثرت طرقه''(۴۶)

یہ اصول ہمیں ابن الصلاح کے ہاں ''مقدمہ ابن الصلاح''میں ملتا ہے۔(۴۷)یہی اصول سیوطی ہے ہاں ''تدریب الراوی''میں بھی موجود ہے۔(۴۸)

اب ہم علامہ کے ان اصولوں کا جائزہ لیتے ہیں جن میں انہوں نے تفرد اختیار کیا ہے۔

اصول نمبر:۱

علامہ الالبانی کے ہاں محدثین کے قول''اس روایت کے رواۃ صحیح روایت والے ہیں''سے حدیث کی صحت لازم نہیں آتی چناں چہ اپنی کتاب "تمام المنۃ" میں رقمطراز ہیں:

''قولهم: رجاله رجال الصحيح ليس تصحيحا للحديث.'' (۴۹)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علامہ کے ہاں اس قول ''رجالہ رجال الصحیح'' کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ حالانکہ دیگر محدثین نے اس اصول کا استعمال کیا ہے۔ ''فتح الباری'' میں حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کے حوالہ جات ملاحظہ ہوں:

''وهو حديث صحيح رجاله رجال الصحيح'' (۵۰)

مزید ۷ اجگہوں پر حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے اپنی ''فتح الباری'' میں ورجالہ رجال الصحیح کا حوالہ دیا ہے۔ جس کے لئے ''فتح الباری'' کا مطالعہ کیا جائے۔

اس کے علاوہ اور شارحین حدیث نے بھی یہ اصطلاح استعمال کی ہے۔ جن میں بزار، طبرانی، منذری اور ہیثمی شامل ہیں۔ حوالہ کے لیے ''ارواء الغلیل'' کی عبارات ملاحظہ ہوں:

'' رواه البزار والطبرانی فی الأوسط ورجاله رجال الصحيح'' (۵۱)

''وقال المنذری ثم الهيثمي"ورجاله رجال الصحيح ''(۵۲)

اصول نمبر:۲

علامہ الالبانیؒ کے ہاں ضعیف حدیث کو اس کے ضعف کے بیان کے بغیر ذکر کرنا جائز نہیں۔ چناں چہ اپنی کتاب ''تمام المنۃ'' میں رقمطراز ہیں:

''لا يجوز ذكر الحديث الضعيف إلا مع بيان ضعفه'' (۵۳)

یہ اصول شیخؒ کا تفرد معلوم ہوتا ہے کیونکہ صحاح ستہ کی ہر کتاب میں عندالشیخ ضعیف روایات موجود ہیں لیکن ان کے ساتھ اصحاب صحاح ستہ نے ان کا ضعف بیان نہیں کیا۔

اصول نمبر:۳

علامہ الالبانیؒ کے ہاں ضعیف حدیث کو روایت کرتے وقت اس کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کرتے ہوئے یوں نہیں کہہ سکتے قال "صلی اللہ علیہ وسلم" أو: ورد عنہ یا اس قسم کی دوسری نسبت نہیں کر سکتے۔ چناں چہ اپنی کتاب ''تمام المنۃ'' میں رقمطراز ہیں:

''لا يقال فی الحديث الضعيف:قال"صلى الله عليه و سلم"أو:ورد عنه ونحو ذلک'' (۵۴)

یہ اصول بھی علامہ الالبانیؒ کا تفرد معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اصحاب صحاح ستہ و دیگر محدثین حدیث ضعیف کو بیان کرتے ہیں تو اس کے ساتھ قال ''صلی اللہ علیہ وسلم'' کا استعمال کرتے ہیں۔ ''سنن الترمذی'' سے ایک مثال بطور حوالہ ملاحظہ ہو:

''حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ شَيْخٍ مِنْ بَنِى زُهْرَةَ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِى ذُبَابٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ وَرَفِيقِي يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ

وَهُوَ مُنْقَطِعٌ. ''(۵۵)

شیخؒ اس اصول کی پابندی نہیں کر سکے اور اپنی کتب میں ضعیف روایات کے ساتھ قال صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کیا ہے۔ مثال ''صحیح وضعیف سنن أبی داود'' سے ملاحظہ ہو:

''حدثنا محمد بن عيسى حدثنا إسحق بن نجيح وليس بالملطى عن مالك بن حمزة بن أبى أسيد الساعدى عن أبيه عن جده قال قال النبى صلى الله عليه وسلم يوم بدر إذا أكثبوكم فارموهم بالنبل ولا تسلوا السيوف حتى يغشوكم .''

تحقيق الألبانى :ضعيف / /، المشكاة (۳۹۵۴) (۵۶)

محترم قارئین! شیخؒ نے مذکورہ بالا اصولوں کی روشنی میں ذخیرہ حدیث کا از سرنو جائزہ لیا ہے جس کے لئے انہوں نے متقدمین محدثین کے اصولوں کو معیار بنایا ہے لیکن کچھ نئے اصول بھی متعارف کرائے ہیں۔ ان اصولوں کو معیار بنا کر شیخؒ نے احادیث کی ایک بڑی تعداد کو ضعیف قرار دیا ہے جن میں صرف سند کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ حالانکہ یہ طرز عمل فن اسماء الرجال کے مقصد کے منافی ہے کیونکہ فن اسماء الرجال کا مقصد ذخیرہ حدیث کی کانٹ چھانٹ کر کے صحیح روایات کو نکالنا نہیں تھا بلکہ اس میں موضوع روایات کو داخل ہونے سے روکنا تھا۔

محض فن اسماء الرجال کسی حدیث کو صحیح یا ضعیف قرار دینے کے لیے ناکافی ہے کیونکہ یہ انسانوں کی انسانوں کے بارے میں آراء ہیں جو یقیناً خطاء کا احتمال رکھتی ہیں۔ اس فن میں ہمیں کئی ایسی آراء ملتی ہیں جو محض تعصب پر مبنی ہیں جن کے مطالعہ کے لیے ابن عبدالبر (م-۴۶۳ھ) کی کتاب ''جامع بيان العلم وفضله'' میں ''باب حكم قول العلماء بعضهم فى بعض'' ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

صحابہؓ وتابعین کے دور میں عمل کا مدار تعامل سلف پر تھا لیکن بعد میں آنے والے لوگوں نے نقد روایت کا مدار رواۃ کو بنا لیا جس کی وجہ سے ان کو اسماء الرجال کا فن وضع کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ اب نقد کا معیار پوری جماعت کے تعامل سے ہٹ کر اشخاص پر آ گیا اور نقد حدیث کا ایک اور معیار سامنے آیا۔ اس فن کا مطالعہ کرنے والوں پر یہ بات مخفی نہیں ہے کہ اس میں آراء کا تضاد کثرت سے ہے ایک محدث ایک راوی کو عادل کہتا ہے تو دوسرا اس کو کذاب کہتا ہے۔ اس کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

۱۔ ابراہیم بن ادھم کی ولایت امت میں تواتر سے ثابت ہے لیکن حافظ ابن حجر فرماتے ہیں ''قال دارقطنی ضعیف'' (۵۷)

۲۔ اسماعیل بن حماد بن ابی حنیفہ تینوں جلیل القدر ائمہ ہیں لیکن ابن عدی کہتے ہیں کہ تینوں ضعیف ہیں۔ (۵۸)

۳۔ بشر بن غیاث المریسی کے بارے میں ہے ''كان من اهل الورع والزهد'' (۵۹) لیکن دوسری رائے ہے کہ وہ

بدعتی اور گمراہ تھا۔(۶۰)

۴۔ یزید بن الکمیت کے بارے میں ہے ''کـان مـن خیـار النـاس ''(۶۱) لیکن میزان الاعتدال میں ہے '' قال الدارقطنی متروک''(۶۲)

۵۔ قاری عاصم کوفی جن کی قراءت ساری دنیا پڑھ رہی ہے ان کے بارے میں لکھا ہے وقال ابن سعد: ثـقـة إلا أنـه کثیر الخطأ فی حدیثه.(۶۳)

۶۔ یحیٰ بن معین فرماتے ہیں ''اصحابنا لیفرطون فی ذم ابی حنیفة و اصحابه''(۶۴)

اس فن میں اکثر جارح، مجروح ہم عصر نہیں ہیں جبکہ جرح کے لیے معاصرت ضروری ہے نیز یہ بھی ضروری ہے کہ ان کا مذہب اور علاقہ بھی ایک ہوتا کہ اس جرح میں شبہ موجود نہ رہے۔ جبکہ اس بات کو نظر انداز کر کے موجودہ دور کے محققین حدیث کی خدمت سرانجام نہیں دے سکتے بلکہ اس طرز عمل سے فتنہ انکار حدیث پیدا ہونے کا خدشہ موجود ہے۔

اور اگر روایات کی جانچ و پرکھ کا معیار تعامل سلف ہو جیسا کہ صحابہ و تابعین کے دور میں تھا تو اس سے نہ صرف ذخیرہ احادیث محفوظ رہے گا بلکہ ضعیف اور موضوع روایات کی جانچ و پرکھ میں بھی آسانی ہوگی کیونکہ تعامل امت کا مدار امت کے عمل پر ہے جو گمراہی پر جمع نہیں ہوسکتی۔

تعامل امت کی کس قدر اہمیت ہے اور فن اسماء الرجال کا دائرہ کار کیا ہے اس کے لیے ہم احادیث کی تعامل و عدم تعامل اور صحت و ضعف کے حوالہ سے مختلف صورتیں بیان کرتے ہیں۔ عقلی طور پر اس کی چار صورتیں ہیں۔

۱۔ وہ روایات جن پر تعامل امت ہے اور ان کی سند صحیح ہے۔

۲۔ وہ روایات جن پر تعامل امت ہے لیکن ان کی سند ضعیف ہے۔

۳۔ وہ روایات جن پر عدم تعامل ہے لیکن ان کی سند صحیح ہے۔

۴۔ وہ روایات جن پر عدم تعامل ہے اور ان کی سند ضعیف ہے۔

ان میں سے پہلی صورت بالاتفاق مقبول ہے کیونکہ یہ دونوں معیارات پر پوری اترتی ہے۔ دوسری صورت میں روایات پر تعامل تو ہے لیکن ان کی سند ضعیف ہے۔ اس صورت میں فن اسماء الرجال پر بالکل اعتماد نہیں کیا جائے گا کیونکہ ان روایات پر تعامل کا ہونا اس بات کی روشن دلیل ہے کہ یہ روایات دور صحابہ و تابعین میں بالکل صحیح السند تھیں جو بعد میں کسی ضعیف راوی کے آنے کی وجہ سے ضعیف قرار پائیں۔ ہمارے اس دعویٰ کی دلیل شیخ البانی کا ''سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ'' میں بوجہ تعامل ایک ضعیف روایت پر عمل کو جائز قرار دینا ہے۔ چناں چہ فرماتے ہیں:

''قلت: وابن جریج :مدلّس وقد عنعنه !لکن الحدیث ثبت العمل به عن بعض الصحابة؛ فلا نری مانعاً من العمل به اتباعاً لهم واقتداء بهم'' (۶۵)

دوسری دلیل یہ ہے کہ حافظ ابن قیمؒ (۷۵۱ھ) اپنی کتاب ''الروح'' میں ''تـلقین المیت فی القبر'' کے اثبات پر ایک ضعیف حدیث لائے ہیں اور پھر اس پر عمل کا جواز ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

''فھـذا الـحـدیـث و ان لـم یثبت فا تصال العمل به فی سائر الامصار والاعصار من غیر انکار کاف فی العمل به'' (٦٦)

جبکہ حافظ سخاوی (م-۹۰۲ھ) نے تو یہاں تک کہا ہے کہ ضعیف کو اگر تعامل کی مدد حاصل ہو تو اس سے کوئی بھی قطعی حکم منسوخ ہوسکتا ہے:

''ینزل منزلة التواتر فی انه ینسخ المقطوع'' (٦٧)

تیسری صورت میں وہ صحیح السند روایات ہیں جن پر تعامل امت نہیں ہے۔ان روایات پر عدم تعامل سے ان کی صحت میں شبہ پیدا ہوتا ہے۔اس قسم کی روایات کسی بھی وجہ سے متروک العمل ہوں گی جن میں نسخ، عدم ضرورت، یا ان کا آپؐ کے ساتھ خاص ہونا شامل ہیں۔

ہمارے اس مؤقف کی تائید ابن رجب حنبلیؒ (۷۹۵ھ) کے اس قول سے ہوتی ہے جس میں فرماتے ہیں:

''فاما الائمة وفقھاء اھل الحدیث فانھم یتبعون الحدیث الصحیح حیث کان اذا معمولا به عند الصحابة ومن بعد ھم وعند طائفة منھم فاما اتفق علی ترکه فلایجوز العمل به لانھم ماترکوہ الاعلی علم انه لایعمل به''(٦٨)

اس بحث سے معلوم ہوا کہ اسماء الرجال کے فن کا دائرہ کار صرف آخری دو صورتوں تک محدود ہے۔اس فن کے ذریعے ایسی صحیح اور ضعیف روایات کو الگ الگ کرلیا جائے جن پر تعامل امت نہیں ہے تاکہ صحیح روایات بوقت ضرورت مسائل اجتہادیہ میں کارآمد آسکیں۔

شیخؒ کے ہاں سنن اربعہ میں کل ۳۳۳۴ روایات ضعیف ہیں۔اصحاب صحاح ستہ میں سے امام ترمذیؒ کو یہ شرف حاصل ہے کہ انہوں نے اپنی سنن میں تعاملی روایات کا التزام کیا ہے۔نقد روایات کے اس طرز عمل کی بناء پر شیخ البانیؒ نے سنن الترمذی کی ۸۳۲ روایات کو ضعیف قرار دیا ہے جن میں سے کئی احادیث پر امام ترمذیؒ نے صحت کا حکم لگایا ہے۔ضعیف سنن الترمذی کی ۴۶ روایات ایسی ہیں جن پر شیخ نے اپنی دوسری کتب میں صحت کا حکم لگایا ہے۔صرف یہی نہیں بلکہ انہوں نے بخاری کی ۴ اور مسلم کی ۹ روایات کو بھی ضعیف قرار دیا ہے۔لیکن یہ بات ذہن میں رہے کہ شیخؒ نے صحیحین کی ان روایات کو ضعیف قرار دیا ہے پھر ان سے دوسری کتب میں تسامح ہوا ہے اور انہوں نے ان میں سے اکثر روایات کو صحیح بھی قرار دیا ہے۔

اس آرٹیکل کا مقصد شیخ کے تسامحات بیان کرنا نہیں بلکہ ان کے ''سلسلة الاحادیث الضعیفة'' سے صحیح روایات کو نکالنا ہے۔جس کی ابتداء ہم نے صحیحین کے مطالعہ سے کی ہے۔اس میں اس بات کا التزام کرنے کی کوشش کی ہے کہ صحیحین کی ان روایات کی صحت شیخؒ کے ہی اقوال سے بیان کریں تاکہ ان کی صحت میں کوئی شبہ باقی نہ رہے۔پہلے بخاری کی روایات ملاحظہ

ہوں۔

حدیث بخاری نمبر(۱)

''حَدَّثَنِی بِشْرُ بْنُ مَرْحُومٍ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمٍ عَنْ إِسْمَاعِیلَ بْنِ أُمَیَّةَ عَنْ سَعِیدِ بْنِ أَبِی سَعِیدٍ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی الله عنه عَنْ النَّبِیِّ صلی الله علیه وسلم قَالَ قَالَ اللَّهُ ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ رَجُلٌ أَعْطَی بِی ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِیرًا فَاسْتَوْفَی مِنْهُ وَلَمْ یُعْطِ أَجْرَهُ''(۶۹)

بخاری کی اس روایت کو شیخ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''ضعیف الترغیب والترھیب''میں ضعیف قرار دیا ہے۔(۷۰)اور اپنی کتاب ''ارواء الغلیل''میں فرماتے ہیں کہ اگرچہ اس حدیث کو امام بخاری نے بخاری میں ذکر کیا ہے لیکن اس کے باوجود دل اس کی صحت پر مطمئن نہیں ہے کیونکہ اس حدیث کی سند کا مدار یحیی بن سلیم پر ہے(۷۱)لیکن شیخ نے اپنی کتاب ''مختصر ارواء الغلیل''میں اسی حدیث پر ''حسن أو قریب منہ'' کا حکم لگایا ہے۔(۷۲)

حدیث بخاری نمبر(۲)

''حَدَّثَنَا یُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِی یَحْیَی بْنُ سُلَیْمٍ عَنْ إِسْمَاعِیلَ بْنِ أُمَیَّةَ عَنْ سَعِیدِ بْنِ أَبِی سَعِیدٍ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی الله عنه عَنْ النَّبِیِّ صلی الله علیه وسلم قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَی ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ رَجُلٌ أَعْطَی بِی ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِیرًا فَاسْتَوْفَی مِنْهُ وَلَمْ یُعْطِهِ أَجْرَهُ''(۷۳)

بخاری کی اس روایت کو شیخ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب الجامع الصغیر وزیادتہ میں ضعیف قرار دیا ہے۔(۷۴)اس روایت کی تفصیلی بحث ماقبل حدیث والی ہے۔

حدیث بخاری نمبر(۳)

''حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِیسَی حَدَّثَنَا أُبَیُّ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِیهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ لِلنَّبِیِّ صلی الله علیه وسلم فِی حَائِطِنَا فَرَسٌ یُقَالُ لَهُ اللُّحَیْفُ قَالَ أَبُو عَبْد اللَّهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اللُّخَیْفُ'' (۷۵)

بخاری کی اس روایت کو شیخ رحمہ اللہ نے ابی ابن عباس کی وجہ سے اپنی کتاب ''الجامع الصغیر وزیادتہ'' میں ضعیف قرار دیا ہے۔(۷۶)اور اپنی کتاب ''سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ''میں اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں:

''أبی بن عباس ؛ ضعیف کما فی "التقریب "، مع أنه من رجال البخاری کما یأتی ، وقد اتفقوا علی تضعیفه ، منهم البخاری نفسه ؛ فقد قال لیس بالقوی فالعجب منه کیف أخرج له هذا الحدیث''(۷۷)

نیز اپنی کتاب ''صحیح وضعیف الجامع الصغیر''میں بھی اس روایت کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔(۷۸)

اس روایت پر شیخؒ نے صحت کا حکم کہیں نہیں لگایا تو اس کو ان کا تفرد قرار دیا جا سکتا ہے۔

حدیث بخاری نمبر (۴)

''حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ قَالَ رَقِيتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ فَتَوَضَّأَ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ.''(۷۹)

شیخؒ نے اس حدیث کے دوسرے حصہ ''فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ'' کو اپنی کتاب ''سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ'' میں ابوھریرہؓ کا قول قرار دے کر ضعیف قرار دیا ہے۔(۸۰) تلاش بسیار کے باوجود اس کی صحت ہمیں شیخ کی دوسری کتب سے نہیں مل سکی۔

اب ہم ذیل میں مسلم کی ان روایات کا جائزہ لیتے ہیں جن کو شیخؒ نے اپنی بعض کتب میں ضعیف قرار دیا ہے۔ ہم ان کی ہی کتب سے ان روایات کی صحت معلوم کرنے کی کوشش کریں گے۔

حدیث مسلم نمبر (۱)

''حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنْ الضَّأْنِ''(۸۱)

مسلم شریف کی اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے شیخؒ اس کو اپنی کتاب ''سنن ابن ماجہ-باقی+ البانی'' میں ضعیف قرار دیتے ہیں۔ (۸۲) اپنی کتاب ''الجامع الصغیر وزیادتہ'' میں بھی اس کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔(۸۳) نیز اپنی کتاب ''سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ'' میں بھی اس کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔(۸۴)

لیکن شیخؒ نے ''مشکاۃ المصابیح'' کی روایات کی تحقیق کرتے ہوئے اسی روایت پر صحت کا حکم لگایا ہے۔(۸۵)

حدیث مسلم نمبر (۲)

''حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ الْعُمَرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا.'' (۸۶)

علامہ البانیؒ اس روایت کے بارے اپنی کتاب "آداب الزفاف" میں فرماتے ہیں اگرچہ یہ روایت مسلم کی ہے لیکن یہ عمر بن حمزہ العمری کی وجہ سے ضعیف ہے کیونکہ وہ ضعیف راوی ہے۔(۸۷) اپنی کتاب ''الجامع الصغیر وزیادتہ'' میں بھی اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔(۸۸) اپنی کتاب ''صحیح وضعیف الجامع الصغیر'' میں بھی اس کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔

(۸۹) جبکہ اپنی کتاب ''ضعیف الترغیب والترھیب'' میں اس کو منکر قرار دیا ہے۔(۹۰)

شیخؒ نے اسی حدیث پر ''مشکاۃ المصابیح'' کی روایات کی تصحیح وتضعیف کے دوران صحت کا حکم لگایا ہے۔(۹۱)

حدیث مسلم نمبر(۳)

''وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ إِنَّ أَعْظَمَ '' (۹۲)

اپنی کتاب ''الجامع الصغیر وزیادتہ'' میں اس روایت کو بھی شیخؒ نے عمر بن حمزہ کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے۔(۹۳)

اس حدیث کی تفصیلی بحث گذشتہ حدیث کے ذیل میں گزر چکی ہے۔

حدیث مسلم نمبر(۴)

''و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنْ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحْ صَلَاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ'' (۹۴)

شیخ نے مسلم شریف کی اس روایت کو اپنی کتاب ''الجامع الصغیر وزیادتہ'' میں ضعیف قرار دیا ہے۔(۹۵) اپنی کتاب ''مختصر الشمائل'' میں بھی اس کو ضعیف قرادیا ہے۔(۹۶) نیز ''ضعیف أبی داود'' میں اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔(۹۷)

لیکن انہوں نے اسی روایت کو اپنی کتاب ''الجامع الصغیر وزیادتہ'' میں صحیح قرار دیا ہے۔(۹۸) ''تحقیق ریاض الصالحین'' میں بھی صحیح قرار دیا ہے۔(۹۹) ''مختصر إرواء الغلیل'' میں بھی صحیح قرار دیا ہے۔(۱۰۰)

حدیث مسلم نمبر(۵)

''حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَالْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ دِينَارٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجْمِرِ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى حَتَّى أَشْرَعَ فِي الْعَضُدِ ثُمَّ يَدَهُ الْيُسْرَى حَتَّى أَشْرَعَ فِي الْعَضُدِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى حَتَّى أَشْرَعَ فِي السَّاقِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى حَتَّى أَشْرَعَ فِي السَّاقِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْتُمْ الْغُرُّ الْمُحَجَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ فَلْيُطِلْ غُرَّتَهُ وَتَحْجِيلَهُ'' (۱۰۱)

امام مسلمؒ نے اس روایت کے دونوں حصوں کو اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے جبکہ شیخ البانیؒ نے مذکورہ بالا مسلم شریف کی روایت کے دوسرے حصہ کو اپنی کتاب "سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ" میں ضعیف قرار دیا ہے اور اس کو ابوھریرہؓ کا قول قرار

دے کر یہ فرمایا ہے کہ بعض رواۃ نے اس حصہ کو مرفوع روایت میں درج کیا ہے(۱۰۲)اور’’الجامع الصغیر وزیادتہ‘‘ میں ضعیف قرار دیا ہے۔(۱۰۳)امام بخاریؒ نے بھی اس روایت کے دونوں حصوں کو’’الصحیح‘‘ میں درج کیا ہے۔(۱۰۴)

حدیث مسلم نمبر(۶)

’’و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيِّ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ الدَّجَّالِ

و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ شُعْبَةُ مِنْ آخِرِ الْكَهْفِ و قَالَ هَمَّامٌ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ كَمَا قَالَ هِشَامٌ‘‘ (۱۰۵)

علامہ البانیؒ نے مسلم شریف کی مذکورہ بالا روایت کو اپنی کتاب’’صحیح وضعیف الجامع الصغیر‘‘ میں ضعیف قرار دیا ہے۔(۱۰۶)

لیکن’’السلسلۃ الصحیحۃ‘‘میں شیخؒ نے اسی روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔(۱۰۷)’’صحیح الترغیب والترہیب‘‘ میں بھی اس کو صحیح قرار دیا ہے۔(۱۰۸) پھر اس روایت کو اسی کتاب میں صحیح لغیرہ قرار دیا ہے۔(۱۰۹)

اس روایت کو ضعیف پھر صحیح پھر صحیح لغیرہ قرار دینے کے بعد شیخ اسی روایت کو اپنی کتاب’’تحقیق ریاض الصالحین‘‘ میں شاذ قرار دیتے ہیں۔حوالہ درج ذیل ہے۔

(الرواية الأولى صحيحة والثانية شاذة)(حکم حدیث)

’’عن أبى الدرداء رضى الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: من حفظ عشر آيات من أول سورة الكهف عصم من الدجال. وفى رواية " :من آخر سورة الكهف "رواهما مسلم ‘‘(۱۱۰)

حدیث مسلم نمبر(۷)

’’حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ‘‘ (۱۱۱)

’’مشکاۃ المصابیح‘‘ کی روایات کی تصحیح وتضعیف کے دوران شیخ نے مذکورہ حدیث پر ضعف کا حکم لگایا ہے۔(۱۱۲)

لیکن اس کے برعکس پھر شیخؒ نے اسی روایت کو’الإیمان لابن تیمیۃ‘ کی روایات کی تخریج کرتے ہوئے صحیح قرار دیا ہے۔(۱۱۳)’’الجامع الصغیر وزیادتہ‘‘میں صحیح قرار دیا ہے۔(۱۱۴)اور’’صحیح الترمذی‘‘ میں بھی صحیح قرار دیا ہے۔(۱۱۵)

حدیث مسلم نمبر(۸)

''و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ'' (۱۱۶)

اس کی بحث سابقہ حدیث والی ہے۔

حدیث مسلم نمبر(۹)

''و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَحُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَاهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ'' (۱۱۷)

علامہ البانیؒ نے مسلم کی مندرجہ بالا روایت کو اپنی کتاب ''الجامع الصغیر وزیادتہ'' میں ضعیف قرار دیا ہے۔(۱۱۸)اور ''صحیح وضعیف الجامع الصغیر'' میں بھی ضعیف قرار دیا ہے۔(۱۱۹)

لیکن اس کے برعکس شیخؒ نے اسی روایت کو اپنی کتاب ''تحقیق ریاض الصالحین'' میں صحیح بھی قرار دیا ہے۔(۱۲۰) اور ''صحیح وضعیف سنن الترمذی'' میں بھی صحیح قرار دیا ہے۔(۱۲۱)

مندرجہ بالا تمام بحث سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ شیخؒ کے کام پر مزید تحقیق کی ضرورت ہے تاکہ ذخیرہ حدیث کی صحیح روایات کو ضعیف ہونے سے بچایا جا سکے۔ یہ مقالہ اس کی ابتدائی کوشش ہے۔

آخر میں قارئین سے سوال ہے کہ اس صورت حال سے اتحاد امت ہوگا یا افتراق امت؟ نیز یہ فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے کہ شیخؒ کی تحقیقات کو ہم نے کس حد تک قبول کرنا ہے اور بخاری، مسلم اور ترمذی سے شیخؒ کی تضاد رائے کے وقت ہم نے کس کے فیصلہ کو حتمی سمجھنا ہے؟

حواشی وحوالہ جات

۱۔ شبلی، سیرۃ النبی ﷺ، دارالاشاعت، کراچی، ط۱، ۱۹۶۵م، ۶۶/۱

۲۔ الألبانی، محمد ناصر الدین، تمام المنۃ فی التعلیق علی فقہ السنۃ، المکتبۃ الإسلامیۃ، دارالرایۃ للنشر، الطبعۃ: ۳، ۱۴۰۹ھ، ۱۷/۱

۳۔ الألبانی، محمد ناصر الدین، ضعیف أبی داود۔ الأم ۔مؤسسۃ غراس للنشر والتوزیع الکویت، الطبعۃ: ۱، ۱۴۲۳ھ، ۲۴۰/۱

۴۔ تمام المنۃ فی التعلیق علی فقہ السنۃ، ۱۸/۱

۵۔ أبوعمرو عثمان بن عبدالرحمٰن الشہرزوری، مقدمۃ ابن الصلاح، مکتبۃ الفارابی، الطبعۃ: ۱، ۱۹۸۴م ۔۱۳۵۶ھ، ۴۲/۱

۶۔ أبوزکریا محیی الدین یحیی بن شرف النووی (م-۶۷۶ھ)، تحقیق ریاض الصالحین، المکتب الإسلامی، بیروت، تحقیق: محمد ناصر الدین الألبانی، ۴۷۰/۱

۷۔ الألبانی، محمد ناصر الدین، السلسلۃ الصحیحۃ، مکتبۃ المعارف، الریاض، ۶۲/۶، ح: ۲۵۶۱

۸۔ تمام المنۃ، ۱۹/۱ ۹۔ الجدیع، عبداللہ، تحریر علوم الحدیث، www.ahlalhdeeth.com، ۲۳۲/۳

۱۰۔ الألبانی، محمد ناصر الدین، صحیح الترغیب والترہیب، مکتبۃ المعارف الریاض، الطبعۃ: ۵، ۴۷/۱، ح: ۱۹۹

۱۱۔ صحیح الترغیب والترہیب، ۶۹/۱ ح: ۲۸۱ ۱۲۔ تمام المنۃ، ۲۷/۱

۱۳۔ العینی، أبومحمد محمود بن أحمد بن موسی بن أحمد بن حسین الغیتابی الحنفی بدر الدین شرح أبی داود للعینی، مکتبۃ الرشد الریاض، الطبعۃ: الأولی، ۱۴۲۰ھ، ۱۹۹۹م، ۳۴۵/۴ ۱۴۔ ایضاً، ۳۷/۵

۱۵۔ الملا علی القاری، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، موقع المشکاۃ الإسلامیۃ، ۱۴۷/۵، www.almeshkat.net/books/index.php

۱۶۔ شرح مسند أبی حنیفۃ، دارالکتب العلمیۃ بیروت، لبنان، ۵۸/۱

۱۷۔ العظیم آبادی، محمد شمس الحق أبوالطیب، عون المعبود، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعۃ: ۲، ۱۴۱۵ھ، ۲۲۹/۱

۱۸۔ الألبانی، محمد ناصر الدین، إرواء الغلیل فی تخریج أحادیث منار السبیل، المکتب الإسلامی بیروت، الطبعۃ: ۲، ۱۴۰۵ھ، ۱۹۸۵م، ۱۷/۶

۱۹۔ تمام المنۃ، ۲۸/۱

۲۰۔ الألبانی، محمد ناصر الدین، سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ وأثرہا السیء فی الأمۃ، دارالمعارف، ۲۹۶/۸

۲۱۔ تمام المنۃ، ۲۰/۱ ۲۲۔ جوینی، حجازی محمد شریف، الفتاوی الحدیثیۃ، ۲۷۳/۱

۲۳۔ السلسلۃ الصحیحۃ، ۳۸۱/۴، ح: ۱۸۸۲ ۲۴۔ تمام المنۃ، ۳۰/۱

۲۵۔ الألبانی، محمد ناصر الدین، الثمر المستطاب فی فقہ السنۃ والکتاب، غراس للنشر والتوزیع الطبعۃ: ۱، ۱۷/۱

۲۶۔ تمام المنۃ، ۳۰/۱ ۲۷۔ الثمر المستطاب، ۲۱۸/۱

۲۸۔ شرح سنن ابن ماجہ، ۹۸/۱ ۲۹۔ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، ۱۸۳/۲

۳۰۔ سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ، ۱۰۵۸/۱۳ ۳۱۔ تمام المنۃ، ۳۷/۱

۳۲۔ ابن حبان، المجروحین من المحدثین والضعفاء والمتروکین، ۸/۱

۳۳۔ تمام المنۃ، ۴۰/۱

۳۴۔ نورالدین،عتر،منہج النقد فی علوم الحدیث،دارالفکر دمشق،سوریۃ،الطبعۃ الثالثۃ ۱۴۱۸ھ،۱۹۹۷م،۲۴۵/۱

۳۵۔ تمام المنۃ،۱۵/۱

۳۶۔ الشہر زوری،عثمان بن عبدالرحمٰن،مقدمۃ ابن الصلاح مکتبۃ الفارابی،الطبعۃ:۱،۱۹۸۴م،۴۴/۱

۳۷۔ الألبانی،محمد ناصرالدین،دفاع عن الحدیث النبوی،۸۲/۱ ۳۸۔ إرواء الغلیل،۳۳۲/۴

۳۹۔ الألبانی،محمد ناصرالدین،الرد المفحم علی من خالف العلماء وتشدد وتعصب وألزم المرأۃ أن تستر وجہہا وکفیہا وأوجب ولم یقنع بقولہم: إنہ سنۃ ومستحبۃ المکتبۃ الإسلامیۃ،عمان،الأردن،الطبعۃ:۱،۱۴۲۱ھ،۹۲/۱

۴۰۔ ایضاً،۹۱/۱ ۴۱۔ ایضاً،۹۲/۱

۴۲۔ الترمذی،محمد بن عیسیٰ،السنن،ایچ۔ایم سعید کمپنی،ادب منزل،پاکستان چوک،کراچی،۱۳۱/۲،ح:۲۹۴۸

۴۳۔ الألبانی،محمد ناصرالدین،صحیح وضعیف سنن الترمذی،۲۲/۷،ح:۳۰۲۲

۴۴۔ سنن الترمذی،۲۰۸/۲،ح:۳۶۰۴ ۴۵۔ صحیح وضعیف سنن الترمذی،۱۷۱/۸،ح:۳۶۷۱

۴۶۔ تمام المنۃ،۳۱/۱ ۴۷۔ مقدمۃ ابن الصلاح،۲۰/۱

۴۸۔ السیوطی،عبدالرحمٰن بن أبی بکر،تدریب الراوی،مکتبۃ الریاض الحدیثۃ۔الریاض،۱۶۷/۱

۴۹۔ تمام المنۃ، ۲۶/۱

۵۰۔ العسقلانی،أحمد بن علی بن حجر أبوالفضل الشافعی،فتح الباری،دارالمعرفۃ،بیروت،۱۳۷۹ھ،۱۹۶/۲

۵۱۔ إرواء الغلیل،۱۳۹/۱ ۵۲۔ ایضاً،۱۸۹/۴

۵۳۔ تمام المنۃ،۳۲/۱ ۵۴۔ ایضاً،۳۹/۱

۵۵۔ سنن الترمذی،۲۱۰/۲،ح:۳۶۳۱ ۵۶۔ صحیح وضعیف سنن أبی داود،۱۶۴/۶،ح:۲۶۶۴

۵۷۔ العسقلانی،أحمد بن علی بن حجر،لسان المیزان،مؤسسۃ الأعلمی للمطبوعات،بیروت،الطبعۃ:۳،۱۴۰۶ھ،۴۰/۱

۵۸۔ لسان المیزان،۱۶۴/۶ ۵۹۔ أخبار أبوحنیفۃ وأصحابہ،۱۳۹/۱

۶۰۔ لسان المیزان،۲۹/۲ ۶۱۔ البغدادی،أحمد بن علی،تاریخ بغداد،دارالکتب العلمیۃ،بیروت،۳۵۷/۱۳

۶۲۔ الذھبی،محمد بن احمد،میزان الاعتدال فی نقد الرجال،دارالمعرفۃ للطباعۃ والنشر،بیروت،لبنان،۴۳۸/۴

۶۳۔ میزان الاعتدال،۳۵۷/۲ ۶۴۔ ابن عبدالبر،یوسف،جامع بیان العلم وفضلہ،۱۴۸/۲،دارالکتب العلمیۃ بیروت،۱۳۹۸ھ

۶۵۔ سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ،۱۰۵۸/۱۳

۶۶۔ ابن قیم،محمد بن ابی بکر،حافظ(۷۵۱ھ)،کتاب الروح،دارالحدیث جامعہ ازہر قاہرہ،مصر،۱۴۱۰ھ،ص۱۳

۶۷۔ البخاری،محمد بن عبدالرحمٰن،حافظ(۹۰۲ھ)،الفتح المغیث شرح الغیہ الحدیث للعراقی دارالکتب العلمیہ،بیروت،لبنان،ص۲۰

۶۸۔ التعقیبات علی الدراسات،ص۲۷۳،بحوالہ امام اعظم اور علم الحدیث،مولانا محمد علی صدیقی کاندھلوی،انجمن دارالعلوم الشہابیہ،انگھورہ، سیالکوٹ،ص۶۱۶ ۶۹۔ بخاری،محمد بن اسمعیل،الجامع الصحیح،قدیمی کتب خانہ،آرام باغ کراچی،۲۹۷/۱،ح:۲۰۷۵

۷۰۔ الالبانی،محمد ناصرالدین،ضعیف الترغیب والترہیب،مکتبۃ المعارف،الریاض،۱۴۴/۲،ح:۱۷۷۷

۷۱۔ إرواء الغلیل،۳۰۸/۵

۷۲۔ الالبانی ، محمد ناصر الدین ، مختصر إرواء الغلیل فی تخریج أحادیث منار السبیل ، المکتب الإ سلامی، بیروت ،۱/۲۹۳الطبعۃ :۲، ۱۴۰۵ھ، ۱۹۸۵م، ح:۱/۱۴۸۹

۷۳۔ صحیح البخاری،۱/۳۰۲ ح:۲۱۰۹

۷۴۔ الجامع الصغیروزیادتہ،۱/۹۹۷، ح:۹۹۶۱

۷۵۔ صحیح البخاری،۱/۴۰۰، ح:۲۶۴۳

۷۶۔ الالبانی،محمد ناصرالدین،الجامع الصغیروزیادتہ،المکتب الإ سلامی،۱/۸۴۹، ح:۸۴۸۱

۷۷۔ سلسلۃ الأ حادیث الضعیفۃ ،۹/۲۳۶، ح:۴۲۲۶

۷۸۔ صحیح وضعیف الجامع الصغیر،۲۱/۳۳، ح:۹۹۶۱

۷۹۔ صحیح البخاری،۱/۲۵ ح:۱۳۳

۸۰۔ سلسلۃ الأ حادیث الضعیفۃ ،۳/۱۰۴، ح:۱۰۳۰

۸۱۔ مسلم،مسلم بن الحجاج قشیری،الصحیح للمسلم ،قدیمی کتب خانہ،آرام باغ کراچی،۲/۱۵۵۔ح:۳۶۳۱

۸۲۔ سنن ابن ماجہ-باقی + ألبانی،۲/۱۰۴۹، ح:۳۱۴۱

۸۳۔ الجامع الصغیروزیادتہ،۱/۱۴۳۷، ح:۱۴۳۶۱

۸۴۔ سلسلۃ الأ حادیث الضعیفۃ والموضوعۃ وأثرہاالسیء فی الأمۃ ،۱/۱۶۰

۸۵۔ التبریزی ،محمد بن عبداللہ الخطیب ،مشکاۃ المصابیح ،المکتب الإ سلامی بیروت، الطبعۃ :۳، ۱۴۰۵ھ،۱۹۸۵م، تحقیق محمد ناصر الدین الأ لبانی ۱/۳۲۶، ح:۱۴۵۵(۳)

۸۶۔ الجامع الصحیح للمسلم ،۱/۴۶۴، ح:۲۵۹۷

۸۷۔ الالبانی،محمد ناصرالدین،آداب الزفاف،المکتب الإ سلامی، بیروت،۱۴۰۹ھ،۱/۷۰

۸۸۔ الجامع الصغیروزیادتہ،۱/۴۸۲، ح:۴۸۱۷

۸۹۔ صحیح وضعیف الجامع الصغیر،۱۱/۲۶۴، ح:۴۸۱۷

۹۰۔ ضعیف الترغیب والترہیب،۲/۱۳، ح:۱۲۴۰

۹۱۔ مشکاۃ المصابیح- تحقیق محمد ناصرالدین الأ لبانی،۲/۲۲۳، ح:۳۱۹۰(۸)

۹۲۔ الصحیح للمسلم ،۱/۴۶۴، ح:۲۵۹۸

۹۳۔ الجامع الصغیروزیادتہ،۱/۴۸۰، ح:۴۷۹۸

۹۴۔ الصحیح للمسلم ،۱/۲۶۲، ح:۱۲۸۷

۹۵۔ الجامع الصغیروزیادتہ،۱/۱۶۴، ح:۱۶۳۲

۹۶۔ الترمذی،محمد بن عیسیٰ،مختصرالشمائل،أختصرہ وحققہ محمد ناصرالدین الأ لبانی،المکتبۃ الإ سلامیۃ،عمان،الأ ردن،۱/۱۴۷ ح:۲۲۷

۹۷۔ الأ لبانی،محمد ناصرالدین،ضعیف أبی داود -المکتب الاسلامی، بیروت، دمشق،عمان،الطبعۃ :۱،۱۹۹۱م،۱/۱۲۹، ح:۲۸۷

۹۸۔ الجامع الصغیروزیادتہ،۱/۸۹۰، ح:۸۸۹۴

۹۹۔ تحقیق ریاض الصالحین،۱/۴۲۹، ح:۱۱۸۷

۱۰۰۔ مختصرإرواءالغلیل ،۱/۹۱، ح:۴۵۳

۱۰۱۔ الصحیح للمسلم ،۱/۱۲۶، ح:۳۶۲

۱۰۲۔ سلسلۃ الأ حادیث الضعیفۃ ،۳/۱۰۴، ح:۱۰۳۰

۱۰۳۔ الجامع الصغیروزیادتہ،۱/۲۳۷، ح،۲۳۶۹

۱۰۴۔ صحیح البخاری،۱/۲۵، ح:۱۳۳

۱۰۵۔ الصحیح للمسلم ،۱/۱۲۷، ح:۱۳۴۲

۱۰۶۔ صحیح وضعیف الجامع الصغیر،۲۶/۱۷۷، ح:۱۲۵۳۳

۱۰۷۔ السلسلۃ الصحیحۃ ،۶/۱۵۳، ح:۲۶۵۱

۱۰۸۔ صحیح الترغیب والترہیب،۱/۵۴، ح:۲۲۵

۱۰۹۔ ایضاً،۲/۹۰، ح:۱۴۷۳

۱۱۰۔ تحقیق ریاض الصالحین،۱/۳۹۳، ح:۱۰۲۸

۱۱۱۔ الصحیح للمسلم ،۱/۶۰، ح:۱۱۱

۱۱۲۔ مشکاۃ المصابیح،۳/۳۶۲، ح:۶۲۴۱(۵۵)

۱۱۳۔ ابن تیمیۃ ،الإ یمان-خرج أحادیثہ محمد ناصرالدین الأ لبانی،المکتب الإ سلامی بیروت،الطبعۃ :۴،۱۴۱۳ھ،۱۹۹۳م ۱/۳۸

۱۱۴۔ الجامع الصغیروزیادتہ،۱/۱۳۵۵، ح:۱۳۵۵۰

۱۱۵۔ الأ لبانی،محمد ناصرالدین،صحیح الترمذی،۳/۲۴۷،المکتب الاسلامی، بیروت، دمشق،عمان،الطبعۃ :۱،۱۹۸۸م، ح:۳۰۶۶

۱۱۶۔ الصحیح للمسلم ،۱/۶۰، ح:۱۱۲

۱۱۷۔ ایضاً،۱/۲۵۷، ح:۱۲۴۱

۱۱۸۔ الجامع الصغیروزیادتہ،۱/۹۵۷، ح:۹۵۰۷

۱۱۹۔ صحیح وضعیف الجامع الصغیر،۱۷/۹۷، ح:۹۵۰۷

۱۲۰۔ تحقیق ریاض الصالحین،۱/۴۲۸، ح:۱۱۷۶

۱۲۱۔ صحیح وضعیف سنن الترمذی،۱/۴۳۷، سنن الترمذی، ح:۴۳۷